سوال

(282) میری بیوی بد خلق ہے، کیا اسے طلاق دے دوں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے بچوں پر لعنت بھیجتی ہے اور انہیں گالیاں دیتی ہے اور کبھی ہر چھوٹی بات کی وجہ سے انہیں مارنے بھی لگتی ہے میں نے اسے کئی بار سمجھایا ہے کہ اس بری عادت کو ترک کر دو تو وہ جواب دیتی ہے کہ تو نے ہی انہیں بگاڑا ہے جس کی وجہ سے وہ گمراہ ہو گئے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب بچے اپنی ماں کو ناپسند کرنے لگے ہیں بلکہ اس کی بات کو اب کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے اور اب انہیں صرف سب و شتم اور مار پیٹ ہی کا علم ہے، سوال یہ ہے کہ براہ کرم تفصیل سے بتائیں کہ دینی نقطہ نگاہ سے مجھے اس بیوی کے بارے میں کیا موقف اختیار کرنا چاہیے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو، کیا میں طلاق دے کر اس سے دور ہو جاؤں اور بچوں کو اس کے ساتھ ہی رہنے دوں یا کیا کروں؟ رہنمائی فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بچوں یا دوسرے لوگوں کو لعنت کرنا جو لعنت کے مستحق نہ ہوں کبیرہ گناہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((لعن المؤمن كقتله)) (صحيح البخاري)

''مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((سباب المسلم فسوق وقتاله كفر)) (صحيح البخاري)

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((إن اللعانين لا يكونون شهداء ولا شفعاء يوم القيامة)) (صحيح مسلم)

''لعنت کرنے والے قیامت کے دن شہداء اور شفاعت کنندہ نہ بن سکیں گے۔''

لہٰذا اس عورت کےلئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے،بچوں کو گالیاں دینے سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے اور ان کےلئے کثرت سے ہدایت اور اصلاح کی دعا کرے۔ آپ کےلئے بھی حکم شریعت یہ ہے کہ اسے ہمیشہ سمجھاتے رہیں، اولاد کو گیاں دینے سے منع کرتے رہیں اور اگر نصیحت اس کےلئے کارگر ثابت نہ تو اس انداز سے اس سے تعلقات ترک کرلیں جس کے بارے میں آپ کا یہ خیال ہو کہ یہ طریقہ مفید رہے گا، اس کے ساتھ ساتھ صبر بھی کریں اور اللہ تعالیٰ سے حصول ثواب کی امید بھی رکھیں اور طلاق دینے میں جلدی نہ کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں، آپ کو اور آپ کی بیوی کو ہدایت عطا فرمائے۔

شوہر کےلئے یہ واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بے راہ روی کے اسباب سے بچائے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص248

محدث فتویٰ